احکام ومسائل

سوال وجواب از قلم:
جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد
میاں چنوں

سوال: اونٹ کی قربانی میں کتنے حصے ہیں، ہمارے حضرات کا کہنا ہے کہ اس میں بھی گائے کی طرح سات حصے ہوتے ہیں جبکہ قبل ازیں ہم اونٹ میں دس حصے رکھتے تھے، قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب: قربانی کیلئے جو جانور ذبح کئے جاتے ہیں ان کی دو اقسام ہیں (۱) ہدی (۲) اضحیہ

ہدی: وہ جانور ہے جو حرم کی طرف لایا جائے اور حرم میں ہی ذبح کیا جائے، یہ مناسک حج سے ہے۔

اضحیہ: اس جانور کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے تقرب کیلئے عید اور ایام تشریق میں ذبح کیا جائے۔ اگر اونٹ کو ہدی کے طور پر ذبح کرنا ہے تو اس میں سات حصے ہوسکتے ہیں جیسا کہ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ''ہم اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات سات افراد شریک ہوجائیں۔'' [صحیح مسلم، الحج:۱۲۱۳] واضح رہے کہ مذکورہ حکم رسول اللہ ﷺ نے حج کے موقع پر دیا تھا جیسا کہ حدیث کے آغاز سے معلوم ہوتا ہے اگر اونٹ کو بطور اضحیہ ذبح کرنا ہے تو اس میں دس حصوں کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے تو قربانی کا وقت آگیا، ہم اونٹ میں دس آدمی اور گائے میں سات آدمی شریک ہوئے۔ [ابن ماجہ، الأضاحی: ۱۳۱۳] حضرت رافع بن خدیجؓ کی ایک روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا تھا۔ [صحیح بخاری، الشرکۃ: ۲۵۰۷] کچھ علماء کا یہ موقف ہے کہ اللہ کی طرف سے ایک اونٹ میں دس یا سات آدمیوں کی شرکت ایک رخصت ہے، یعنی اونٹ میں دس آدمی بھی شریک ہوسکتے ہیں اور سات بھی، ویسے اگر استطاعت ہو تو اکیلا آدمی بھی ایک اونٹ یا گائے کی قربانی کرسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر آل محمدؐ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی تھی۔ [ابن ماجہ، الأضاحی: ۳۱۳۵]

بہرحال عید الأضحیٰ کے موقع پر قربانی دینے کیلئے ایک اونٹ میں دس شریک ہوسکتے ہیں، اگر اونٹ میں سات حصے رکھے جائیں تو بھی جائز ہے۔ [واللہ اعلم]